Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کیلئے

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

☎ 213029

سوموار 13- ستمبر 1999ء- یکم جمادی الثانی 1420 ہجری- 13- تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 206

شکرِ نعمت کی دعا

حضرت شدادؓ بن اوس بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نماز میں یہ دعا کرتے تھے۔

اے اللہ میں تجھ سے امور دینیہ میں ثبات قدم کی دعا مانگتا ہوں اور رشد و ہدایت میں عزیمت کی دعا کرتا ہوں۔ اور میں تجھ سے تیری نعمتوں کے شکر اور حسین رنگ میں تیری عبادت کی توفیق چاہتا ہوں۔ اور میں تجھ سے قلب سلیم اور سچی زبان کا سوال کرتا ہوں۔

(سنن نسائی کتاب الافتتاح باب نوع آخر من الدعاء)

دنیا بھر کے احمدیوں میں خوشی و مسرت کی لہر دوڑ گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع خطبہ دینے بیت الفضل میں تشریف لائے

فرائیڈے دی ٹینتھ کے روز ایک اور پر مسرت نشان کا ظہور

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے خصوصی دعاؤں اور کثرت سے صدقات پیش کرنے کا سلسلہ جاری رکھیں

لندن- 10- ستمبر 1999ء - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز علالت طبع کے باعث چند ہفتوں کے وقفے کے بعد آج بیت الفضل میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ حضور کو اپنے سامنے دیکھ کر دنیا بھر کے کونے کونے میں موجود احمدیوں کے دلوں میں خوشی و مسرت کی ایک ناقابل یقین لہر دوڑ گئی۔ حضور ایدہ اللہ کی زبانی خطبہ سن کر احباب جماعت نے ایک دوسرے کو مبارکبادیں دیں اور ربوہ کے کئی محلوں اور بیوت الذکر میں شکرانہ کی مٹھائی بانٹی گئی اور صدقات دیئے گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے سترہ اٹھارہ منٹ کا مختصر خطبہ ارشاد فرمایا جس میں اپنی بیماری کی کچھ تفصیل بیان فرمائی اور فرمایا کہ آج فرائیڈے دی ٹینتھ کا جمعہ ہے میں نے اللہ کے حضور دعا کی تھی کہ میں آج جماعت کو مایوس نہ کروں اور آج کا جمعہ میری آئندہ صحت کا آغاز بن جائے۔

اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کی بے قرار دعاؤں اور تمناؤں کو قبول کیا اور احمدیوں کے دل و جان سے پیارے امام اور آقا خطبہ دینے کے لئے تشریف لے آئے اور ایم ٹی اے کی سکرین پر رونقیں ہی رونقیں بکھر گئیں۔ حضور ایدہ اللہ نے خطبہ کے آغاز میں سورہ فاتحہ کی تلاوت کے وقت تین دفعہ الحمد للّٰہ رب العالمین پڑھا اور تین دفعہ ایاک نعبد وایاک نستعین پڑھا۔ اور اس کے بعد کامل صحت و تندرستی کے ساتھ نہایت اہم اور قیمتی نصائح فرمائیں۔

یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس سے قبل حضور نے 13- اگست 99ء کو بیت الفضل میں خطبہ ارشاد فرمایا تھا۔ 20- اگست کا خطبہ حضور نے ناروے میں ارشاد فرمایا جو ایم ٹی اے پر نشر نہیں ہوا۔ اس کے بعد آج حضور بیت الفضل تشریف لائے اس طرح احمدیوں کو قریباً 28 دن کے بعد اپنے امام کا خطبہ سننے اور زیارت کرنے کی توفیق نصیب ہوئی۔

خطبہ سے قبل ایم ٹی اے پر یہ عبارت دکھائی جا رہی تھی کہ حضور کا 26- فروری 99ء کا خطبہ جمعہ دوبارہ نشر کیا جائے گا۔ مگر سوا پانچ بجے کے لگ بھگ اچانک حضور تشریف لے آئے اور سارا عالم احمدیت خوشیوں سے معطر ہو گیا۔

سایہ سایہ ایک پرچم دل پہ لہرانے کا نام
اے مسیحا تیرا آنا زندگی آنے کا نام

یہ بات بھی اللہ تعالیٰ کے خاص نشانوں میں سے ہے کہ اسی جمعہ کے روز صبح محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی طرف سے الفضل کو یہ خبر موصول ہوئی کہ حضور کی سنبھلتی ہوئی طبیعت پھر خراب ہو گئی ہے اور بیماری شدت اختیار کر گئی ہے (یہ خبر 11- ستمبر کے الفضل میں شائع کی گئی) ان حالات میں بظاہر یہ توقع نہیں تھی کہ حضور جمعہ پڑھانے تشریف لائیں گے مگر اللہ تعالیٰ کے بے پایاں فضلوں اور بے قرار دعاؤں کی قبولیت کا یہ ایک نشان ہے کہ ناامیدی کی ان گھڑیوں میں اللہ تعالیٰ نے حضور کو صحت سے نوازا اور حضور جمعہ کے لئے تشریف لے آئے۔ فالحمدللہ علی ذلک۔

خطبہ ثانیہ میں حضور نے فرمایا کہ میں نے جمعہ کی نماز پڑھانے کے لئے مکرم عطاء المجیب صاحب راشد امام بیت الفضل لندن کو مقرر کیا ہے یہ حضرت مسیح موعود کے طریق کا احیاء ہے۔

ڈاکٹری رپورٹ کے مطابق ابھی بھی حضور کو آرام کی ضرورت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے محبوب آقا اور دل و جان سے پیارے امام کو جلد از جلد کامل اور مکمل صحت عطا کرے۔ حضور معمول کے مطابق اپنے تمام دینی فرائض کو ادا کرنے والے ہوں اور پیارے آقا کی شاندار اور ولولہ انگیز قیادت میں جماعت احمدیہ کا ہر فرد غلبہ دین حق کی شاہراہ پر آگے سے آگے بڑھتا چلا جائے۔ آمین۔

(حضور کے خطبہ کا خلاصہ معمول کے مطابق منگل کو شائع ہوگا)

نور دعا

ابتدائی دور نبوت میں جب اسلام کا آہستہ آہستہ نفوذ ہو رہا تھا اور مقابل پر مخالفت درجہ بدرجہ بڑھ رہی تھی ان ایام میں قبیلہ دوس کے ایک معزز رئیس اور شاعر طفیل بن عمرو مکہ آئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تبلیغ سے مشرف باسلام ہو گئے۔ جب یہ واپس اپنے قبیلے کی طرف لوٹے اور انہیں تبلیغ کی تو صرف چند ایک ایمان لائے اور باقی تمام قبیلے نے سخت مخالفت کی۔ چنانچہ یہ اور ان کے کچھ ساتھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کی کہ دوس قبیلے نے انکار کر دیا ہے۔ اور مخالفت پر آمادہ ہیں آپ ان کے لئے بددعا کریں۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے تو صحابہ نے خیال کیا کہ اب دوس قبیلہ تباہ و برباد ہو جائے گا اور ہرگز نہیں بچے گا۔ مگر دیکھنے والوں نے کیا دیکھا اور سننے والوں نے کیا سنا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم بڑے عجز و انکساری سے اپنے آسمانی آقا سے ان الفاظ میں التجا کر رہے ہیں

اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّائْتِ بِهِمْ

(بخاری کتاب الجهاد باب الدعا للمشرکین بالهدی)

اے میرے اللہ دوس قبیلہ کو ہدایت دے دے اور انہیں میرے پاس لے آ۔ چنانچہ کس شان سے یہ دعا پوری ہوئی کہ چند سالوں کے اندر اندر قریباً سارا قبیلہ مسلمان ہو گیا۔ اور فتح خیبر کے وقت 70 خاندانوں پر مشتمل یہ قبیلہ ایمان کے زیور سے آراستہ ہو کر خوشی خوشی اپنے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع ہو گیا۔ انہی میں معروف صحابی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بھی تھے

شکر نہ کرنے والے سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کے احسان بہت وسیع ہیں۔ کوئی ادنیٰ سے ادنیٰ مخلوق بھی نہیں کہہ سکتی کہ مجھ پر خدا کا کوئی احسان نہیں۔ کیوں۔ اس لئے کہ ہر ایک چیز کا وجود اللہ کے فضل کے ماتحت پیدا ہوا ہے۔ اور جو بھی مخلوق ہو گی وہ خدا کے زیر احسان ہی ہو گی اور ایسی کوئی چیز نہیں جو مخلوق نہ ہو۔ پس ہر ایک چیز اللہ تعالیٰ کے احسانوں کے نیچے دبی ہوئی ہے۔ ادنیٰ ادنیٰ کیڑے سے لے کر بڑے سے بڑے فرشتے اور نبی تک تمام اللہ تعالیٰ کے احسانوں اور فضلوں کے نیچے ہیں اور کسی کا کوئی دم ایسا نہیں گذرتا کہ اللہ کے احسانوں کے نیچے وہ زندگی نہ بسر کر رہا ہو لیکن کچھ لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ خدا کے فضلوں اور احسانوں سے خاص حصہ پاتے ہیں۔ اس لئے گو ہر ایک انسان بلکہ ہر ایک جاندار پر اللہ کا شکر ادا کرنا فرض اور واجب ہے مگر ان لوگوں، ان جماعتوں اور ان گروہوں کا خاص فرض ہوتا ہے جو اس کے انعامات سے خاص حصہ پاتے ہیں اور جو لوگ اپنے اوپر خدا تعالیٰ کے انعامات کے ہوتے ہوئے پھر اس کا شکریہ ادا نہیں کرتے یا ادا کرنے میں کوتاہی سے کام لیتے ہیں یا ان میں سے کچھ افراد سستی دکھاتے ہیں وہ خدا تعالیٰ سے بہت دور جا گرتے ہیں اور بہت سخت سزا کے مستحق ہو جاتے ہیں۔

(خطبہ 3- نومبر 1916ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
ایڈیٹر-عبدالسمیع خان
پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی ربوہ
قیمت
2 روپے 50 پیسے

ساغرِ وحدت پلا دو تم

مرے پیارو جو سنتے ہیں انہیں یہ بھی سنا دو تم
نکل آیا ہے سورج اب جو سوتے ہیں جگا دو تم
سنایا جا رہا ہے ہر طرف پیغام وحدت کا
جو اب تک بے خبر ہیں ان سے کہدو اور بتا دو تم
کرو کوشش کہ سب دنیا کی قومیں ایک ہو جائیں
جو روٹھے ہیں مناؤ' اور بچھڑوں کو ملا دو تم
محبت اور نرمی سے رہِ الفت کی گرمی سے
بہ علم و حکمت و احساں جو روکیں ہیں اٹھا دو تم
تعاون کی مبارک زندگی' کر لو شعار اپنا
ملی ہیں قوتیں جو ان کو خدمت میں لگا دو تم
اٹھا لو بوجھ ان کا جو دبے ہیں بوجھ کے نیچے
مصائب کی جو زنجیروں میں جکڑے ہیں چھڑا دو تم
مریضوں کی کرو تیمارداری اور ہمدردی
دوا دو' اور لا کر دو' گرے ہیں جو اٹھا دو تم
اگر دست شفا ہے' تم مریضوں کو شفا بخشو
تمہارے دم سے جو بھی زندہ ہوں ان کو جلا دو تم
جو ننگے ہیں انہیں کپڑا اوڑھا دو رحم و شفقت سے
جو بھوکے ہیں' اگر توفیق ہو' ان کو غذا دو تم
اگر لیڈر بنو تم' خادم مخلوق ہو جاؤ
بعزم خیر اندیشی جو بگڑی ہے بنا دو تم
جہالت سے بگڑ جاتی ہے فطرت نوعِ انساں کی
بڑی دشمن جہالت ہے' جہالت کو مٹا دو تم
حقیقی مذہب و ملّت سے ہے اقوام کی وحدت
کرے جو تفرقہ پیدا وہ فتنہ ہے ہٹا دو تم
حکومت کے لئے کرنا تعاون بھی ضروری ہے
اگر کچھ ہو نہیں سکتا' اسے دل سے دعا دو تم
تکبّر اور نخوت نیز ظلم و جور اٹھ جائے
تواضع خاکساری کا نمونہ گر دکھا دو تم
تعجب ہے کہ ہر نوعِ خلائق میں تو وحدت ہو
مگر نوعِ بشر میں تفرقہ ہو' یہ مٹا دو تم
یہ ہے دورِ جدید اس میں بھرا ہے رنگ جدت کا
نئی بزمِ محبت کا نیا ہی رنگ جما دو تم
مقدر ہو چکا ہے دورِ وحدت ہی چلے گا اب
جو پیتے ہیں انہیں یہ ساغرِ وحدت پلا دو تم
جو روکیں ہیں وہ اٹھ جانے کو ہیں اب دستِ قدرت سے
مزاحم جو بنیں اس راہ میں ان کو ہٹا دو تم
زمانہ چل رہا ہے چال ایسی تیز سرعت سے
بدل جانے کو ہے سارا جہاں' سب کو بتا دو تم
سنبھل جاؤ' سنبھل جاؤ' اٹھو ہوشیار ہو جاؤ
خدا کا قہر ہے جوشوں پہ' سر اپنا جھکا دو تم
جہاں میں حشر برپا ہے' قیامت کا ہے نظارہ
جہنم سامنے آیا ہے' تاخود ہی سزا دو تم
بھڑک اٹھے ہیں شعلے ہر طرف جنگوں کی آتش کے
نہیں ممکن کہ تدبیروں سے یہ شعلے بجھا دو تم
جہاں آباد و خوش منظر' ہوا جاتا ہے ویرانہ
عذابوں کی تباہی یہ' کہاں ممکن بھلا دو تم
مٹا دینے کو ہے یہ انقلابِ دہر عالم کو
نئی تعمیر سے گر ہو سکے اس کو بنا دو تم
شکستِ ہستیٔ عالم میں مضمر اور ہستی ہے
زبطن بیضۂ عالم- نیا عالم دکھا دو تم
اڑایا جا رہا ہے مادہ زہریلا مفاسد کا
یہ اپریشن کیا قدرت نے' ہاں پٹی لگا دو تم
زمانہ دورِ ظلمت کا طلوع صبح تک پہنچا
نکل آیا ہے سورج بھی' اٹھو مژدہ سنا دو تم
پھٹے جاتے ہیں پردے ظلمتوں کے مہرِ تاباں سے
خدا جلوہ نما اب ہو رہا ہے' یہ بتا دو تم
ہے ممکن ایک محجوب ان نشانوں کو نہ پہچانے
مگر قدسی نگاہ والو! نشاں انکو سُجھا دو تم

حضرت مولانا غلام رسول راجیکی

(ہفت روزہ اصلاح سری نگر 14- اگست 1941ء

مرسلہ - منور کاشمیری)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرید احمد خورشید صاحب

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

بیت نور فرینکفرٹ کی تعمیر اور افتتاح کی تقریب

12- ستمبر 1959ء

جب حضرت خلیفۃ المسیح الثانی یورپ سے واپس پاکستان تشریف لے گئے تو خیال تھا کہ حضور نیورن برگ میں دوسری بیت کی تعمیر کے بارہ میں ہدایات فرمائیں گے کیونکہ جرمنی میں قیام کے دوران حضور نورن برگ میں مخلص جرمن نو احمدیوں کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے تھے۔ وہاں جا کر حضور نے مشورہ کیا' حالات کا جائزہ لیا اور مربی جرمنی چوہدری عبداللطیف صاحب کو ٹیلیگرام بھجوائی کہ دوسری بیت الذکر نیورن برگ نہیں بنے گی بلکہ فرینکفرٹ بنے گی۔ اس لئے کہ فرینکفرٹ جو انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہے اور بینکنگ اور دوسری صنعتوں کے لحاظ سے بہت اہم ہے کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

حضور پر نور کے ارشاد کی تعمیل میں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مربی جرمنی نے فرینکفرٹ میں زمین کی تلاش شروع کر دی۔ مکرم چوہدری صاحب نے نو احمدی جرمن عبدالکریم Duncken اور انجینئر ظفراللہ Knaack کے ساتھ موٹر کار پر ہمبرگ سے فرینکفرٹ جا کر بیت کے Oberburger Master سے دوستانہ روابط قائم کئے اور اسے قطعہ زمین کے لئے کہا۔ بڑی جدوجہد کے بعد فرینکفرٹ شہر کے جنوب کی طرف جہاں شہر کی حدیں ختم ہوتی تھیں' ایک قطعہ زمین سستے داموں مل گیا۔ اس قطعہ زمین پر لکڑی کا ایک پرانا مکان تھا جس میں بہت ہی ضعیف میاں بیوی رہتے تھے۔ اس قطعہ زمین پر نہ تو پانی میسر تھا اور نہ ہی ڈرینیج سسٹم تھا۔ متعدد مربیان کرام نے اس قطعہ زمین کے لئے حامی نہ بھری لیکن حضرت چوہدری ظفراللہ خاں صاحب کی رضامندی پر یہ زمین خرید لی گئی۔ چنانچہ 15- جون 1958ء کو 1531 مربع میٹر اس زمین کا معاہدہ ہوا اور 12- اگست 1958ء کو زمین کا انتقال جماعت کے نام ہوا۔

Bad Filbel کی ایک فرم نے بیت کی تعمیر میں حصہ لیا اور اس کے مالک مسٹر شمٹ کے ساتھ تعمیر کا معاہدہ ہوا۔ مسٹر شمٹ گاہے بہ گاہے فرینکفرٹ سے ہمبرگ آ کر تعمیر کے سلسلہ میں مشورہ کرتے رہے۔ اس وقت فرینکفرٹ میں ایک مرزا محمود صاحب تھے اور ایک نو احمدی جرمن Mr.Schulz تھے جو بہت مخلص تھے۔ اس کے علاوہ فرینکفرٹ میں کوئی باقاعدہ جماعت نہ تھی۔

بیت فرینکفرٹ کا سنگ بنیاد

اللہ تعالیٰ کے خاص الخاص فضلوں سے جرمنی میں دوسری بیت الذکر کا سنگ بنیاد 8- مئی 1959ء بروز جمعرات رکھا گیا۔ تقریب سنگ بنیاد میں جماعت احمدیہ جرمنی کے بہت سے نو احمدی احباب کے علاوہ حکومت فرینکفرٹ کے نمائندے بعض دیگر سرکردہ احباب اور نمائندگان پریس خاصی تعداد میں تشریف لائے تھے۔ اس موقعہ پر مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے جنہوں نے بیت کا سنگ بنیاد رکھا خطاب کرتے ہوئے بیت کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔

(الفضل 11- مئی 1959ء)

تقریب افتتاح

افتتاح کی کارروائی 12- ستمبر 1959ء کو سہ پہر تین بجے محترم چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نائب صدر عالمی عدالت انصاف کی صدارت میں شروع ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم محترم حافظ قدرت اللہ صاحب مربی ہالینڈ نے کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب مربی سلسلہ نے حاضرین کو خوش آمدید کہتے ہوئے مختصر کوائف بیان کئے۔ بعد ازاں مکرم عبدالشکور کنزے صاحب نے دینی تعلیمات پر تقریر کی۔ بعد ازاں چیف میئر فرینکفرٹ کے ذاتی نمائندے مسٹر Albrecht (البرخت) نے تقریر کی اور اس امید کا اظہار کیا کہ یہ بیت الذکر امن اور رواداری کے اصولوں کو بروئے کار لانے میں ممد و معاون ثابت ہو گی۔ آخر میں حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب نے دین حق کے عالمگیر پیغام پر پُر مغز' ایمان افروز اور دلچسپ پیرائیہ میں صدارتی تقریر انگریزی میں کی اس کا جرمن ترجمہ کنزے صاحب نے کیا۔ اس کے بعد چوہدری صاحب موصوف نے دعا کروائی اور بیت کے دروازہ کے پاس تشریف لے جا کر دروازہ کھول کر رسم افتتاح فرمائی۔ ظہر و عصر کی نمازیں محترم چوہدری صاحب نے ہی جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد معزز حاضرین کی چائے اور مٹھائی سے تواضع کی گئی۔

بیت فرینکفرٹ کے افتتاح کی خبر جرمنی بھر کے تمام اخبارات نے شائع کی۔ 70 کے قریب کٹنگ چند روز میں موصول ہو چکے تھے۔ 40 اخبارات نے خبر کے ساتھ فوٹوز بھی شائع کئے۔ افتتاح کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے مندرجہ ذیل پیغام بذریعہ تار بھجوایا۔ تار کا ترجمہ یہ ہے۔

"الحمدللہ! میں خدا تعالیٰ کے حضور دعا کرتا ہوں کہ (دین حق) جرمنی میں سرعت کے ساتھ پھیلے۔ خلیفۃ المسیح الثانی۔"

(الفضل 7-8 نومبر 1959ء)

بیت نور کی تعمیر پر جرمن اخبارات کے تبصرے

اخبار

"FRANKFURTER RUNDSCHAU"

اخبار نے اپنی 14- ستمبر 1959ء کی اشاعت میں لکھا "مشن بنانے کا حق غیر ملکیوں کو بھی ہے۔"

نیلے آسمان اور چمکتے سورج کے نیچے (احمدیوں) کی ایک خاصی تعداد موجود تھی جہاں انہوں نے ایک (بیت الذکر) کے سامنے پنجوں پر افتتاحی تقریب میں حصہ لیا۔ یہ چھوٹی سی سفید رنگ کی نیلے گنبد والی بیت الذکر ،

Babenhauser Landstrasse- 25

میں موجود ہے۔ اس تقریب کے لئے ہفتہ کو بعد دوپہر ایک خاصی تعداد یورپ میں احمدیہ جماعت کے مشنوں سے آئی ہوئی فرینکفرٹ میں جمع ہوئی جہاں پر محمد ظفراللہ خان وائس پریذیڈنٹ انٹرنیشنل کورٹ آف جسٹس نے' جیسے دو سال قبل ہمبرگ میں ویسے اب فرینکفرٹ میں بھی اس تقریب کا افتتاح کیا۔

باقی صفحہ 6 پر

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ-ابولبیب

انٹرنیشنل تربیتی سیمینار

امید ہے کہ اگلی صدی کے اختتام تک دین تمام دنیا پر غالب آجائے گا

ہم اس وقت تک خاک ہو چکے ہونگے مگر ہم یقین سے کہہ سکیں گے کہ ہماری خاک سے یہ کہکشاں پیدا ہوئی ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ سے ایک روز قبل 29- جولائی کو اسلام آباد (ٹلفورڈ) میں انٹرنیشنل تربیتی سیمینار منعقد ہوا جس میں 30 ممالک کے 150 مرد اور 36 خواتین نمائندگان نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ یو۔ کے۔ سے 60 مرد اور 40 خواتین شامل ہوئیں۔ مختلف نمائندگان نے سیمینار کے لئے مجوزہ موضوعات پر اپنے اپنے ملک کے تجربات کے حوالہ سے اظہار خیال کیا اور نہایت دلچسپ اور ایمان افروز تجربات بیان کئے۔

اس سیمینار کا آخری اجلاس قریباً سوا پانچ بجے شام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر حضور کے زیر صدارت شروع ہوا۔ حضور کی آمد پر ایک دوست نے نعرہ تکبیر کی آواز بلند کی تو حضور نے فرمایا کہ رجسٹر روایات پڑھتے ہوئے علم ہوا کہ یہ بالکل بعد کی ایک نئی رسم ہے اور حضرت مسیح موعود کے زمانے میں اس طرح نعرے لگانے کا کوئی طریق نہیں تھا اس لئے اسے بالکل بند کر دیں۔ اگر کسی بات پر دل سے بے اختیار اللہ اکبر کی آواز بلند ہو تو ہلکی مناسب آواز میں بے شک اللہ اکبر' اللہ اکبر کہہ دے۔ حضرت مسیح موعود (-) کے زمانہ میں یہی طریق رہا ہے۔

پھر تلاوت قرآن کریم اور اس کے انگریزی ترجمہ کے بعد جو بالترتیب مکرم عبداللہ اسعد عودہ صاحب اور طاہر سلبی صاحب نے پیش کیا مکرم ڈاکٹر شبیر احمد بھٹی صاحب سیکرٹری تربیت یو کے نے سیمینار کی مختصر رپورٹ پیش کی اور بتایا کہ ساڑھے نو بجے رجسٹریشن سے اس سیمینار کا آغاز ہوا۔ انہوں نے کہا کہ اس سے قبل دس سال تک جلسہ کے موقعہ پر انٹرنیشنل دعوت الی اللہ سیمینار منعقد کیا جاتا رہا اور ہم دعوت الی اللہ کے میدان میں عالمی تجربات سے مستفید ہوتے رہے ہیں۔ اب تربیتی سیمینار کا آغاز کیا گیا ہے تاکہ ہم اس میدان میں بھی عالمی تجربات سے فائدہ اٹھا سکیں۔

رپورٹ کے بعد حضور ایدہ اللہ نے احباب سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اس میٹنگ کا مقصد ایک دوسرے کی ذہانت کو تیز کرنا تھا جیسے قصاب چھریوں کو آپس میں رگڑ کر کرتا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ مجھے یقین ہے کہ یہ مقصد پورا ہو گیا ہے اور مجھے امید ہے کہ نو احمدیوں کو جماعت کا حصہ بنانے اور دوسروں کو جماعت میں لانے کے سلسلہ میں آپ نے ایک دوسرے کے تجربات سے استفادہ کیا ہو گا۔

حضور انور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ یہ سال کئی پہلوؤں سے احمدیت کی تاریخ میں سنگ میل ثابت ہو گا۔ ایک بات یقینی ہے کہ ہم اتنی تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں کہ سپیڈ (Speed) بھی بڑھ رہی ہے اور ایکسلریشن (Acceleration) بھی۔ اس طرح سے امید ہے کہ اگلی صدی کے اختتام تک انشاء اللہ تمام دنیا پر دین غالب آجائے گا۔

حضور نے فرمایا کہ ہم اس وقت تک خاک ہو چکے ہوں گے مگر ہم یقین سے کہہ سکیں گے کہ ہماری خاک سے یہ کہکشاں پیدا ہوئی ہے۔ حضور نے فرمایا کہ یہ میری خواب ہے۔ میں ان خوابوں میں رہتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ ہم ان خوابوں کو حقیقت کے روپ میں دیکھیں گے۔ یہ وہ تقدیر ہے جسے کوئی تبدیل نہیں کر سکتا۔

حضور نے فرمایا کہ مکرم امیر صاحب کا اصرار تھا کہ میں خود یہاں اُؤں اور آپ سب کو دیکھ کر اپنے دل کو فرحت پہنچاؤں۔ ان کی خواہش کے احترام میں میں یہاں آیا ہوں۔ اس کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں کیونکہ بعض دیگر پروگرام ہیں۔ حضور نے آخر پر ہاتھ اٹھا کر دعا کروائی اور یوں ساڑھے پانچ بجے شام یہ سیمینار اختتام کو پہنچا۔

(الفضل انٹرنیشنل 27- اگست 99ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایم اے خورشید صاحب

جماعت گیمبیا کے مخلص اور فدائی احمدی

الحاج ابراھیم عبدالقادر جگنی

آپ کی تاریخ پیدائش کا معین طور پر علم نہیں ہے۔ آپ کی وفات تقریباً 75 سال کی عمر میں ہوئی ہے۔ اس لحاظ سے آپ کی پیدائش اغلباً 1923ء کے لگ بھگ ہوئی ہوگی۔

خاندان

آپ کا تعلق Jahankey قبیلہ سے تھا۔ جو مغربی افریقہ کے اس علاقہ میں دین اسلام میں سند کا مقام رکھتا ہے۔ ان کے خاندان میں زمانہ قدیم سے لے کر اب تک بہت سے معروف علماء پیدا ہوئے ہیں۔ ان کے خاندان کا پیشہ ہی دینی درس و تدریس رہا ہے۔ یہ لوگ عربی نظام تعلیم کے علاوہ کسی بھی دوسرے نظام تعلیم کے سخت مخالف رہے ہیں۔ اسی لئے ابھی تک اس قبیلہ کے بہت کم لوگ اپنے بچوں کو انگریزی مدارس میں بھجواتے ہیں۔ ان کے نزدیک بچوں کو انگریزی سکول میں بھیجنا کفر کے مترادف ہے۔ علاقہ بھر میں اس قبیلہ کی بہت سی دینی درسگاہیں ہیں جہاں سینکڑوں کی تعداد میں دور دراز سے آئے ہوئے طالب علم کسب علم کرتے ہیں۔

تعلیم

الحاج کے والد محترم اور دیگر بزرگ اپنے علاقہ بھر میں عالم گردانے جاتے تھے۔ اور ان کے پاس دور دراز سے طلبہ پڑھنے آتے تھے۔ انہی بزرگوں سے الحاج نے تعلیم حاصل کی۔ قرآن، پاک حدیث، فقہ وغیرہ میں خصوصی مہارت حاصل کی۔ آپ کا شمار ملک بھر میں چوٹی کے علماء میں ہوتا تھا۔

قبول احمدیت

اس صدی کے چھٹے دھاکے میں جب جماعت احمدیہ افریقہ کے اس علاقہ میں پہنچی تو علاقہ میں شدید مخالفت کی لہر دوڑ گئی۔ الحاج ابراہیم جگنی صاحب کا شمار بھی سرکردہ علماء میں ہوتا تھا۔ اور انہوں نے بھی اس مہم میں بھرپور حصہ لیا۔ مگر باوجود سخت مخالفت کے جماعت کا پیغام ہر سو پھیلتا چلا گیا۔ اور کوئی مخالفت اس کو بند نہ لگا سکی۔ اس پر ایک روز اس علاقہ کے ائمہ اور علماء نے ایک میٹنگ منعقد کی۔ جس میں یہ مسئلہ زیر بحث رہا کہ کس طرح جماعت سے نبٹا جائے۔ بالآخر جماعت احمدیہ کے امیر (مولانا چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم) سے ملاقات کے لئے ایک وفد تشکیل دیا گیا، الحاج ابراہیم صاحب جگنی بھی اس وفد کے ممبر تھے۔ اس وفد نے بحث کے لئے ایک سو کی تعداد میں مسائل بھی ترتیب دیئے۔ تاکہ جماعت احمدیہ کا کفریہ ہونا ثابت کر کے اس مسئلہ کو انجام تک پہنچایا جاسکے۔ بقول الحاج جگنی صاحب سب سوالات بڑے غور و خوض کے بعد تیار کئے گئے تھے۔ اور ان کے خیال میں ان کا جواب ملنا محال تھا۔

حسب پروگرام وفد الحاج ابراہیم جگنی صاحب کی قیادت میں احمدیہ مشن ہاؤس، مکرم امیر صاحب کے ہاں پہنچا۔ مکرم امیر صاحب نے حسب روایت بغرض مہمان نوازی چائے وغیرہ پیش کی۔ جسے وفد نے قبول نہ کیا۔ بات چیت شروع ہونے پر مکرم جگنی صاحب نے پہلا سوال کیا مکرم امیر صاحب نے بڑے سکون اور تحمل سے ان کو بتایا کہ آپ کے سوال کا جواب قرآن پاک کی فلاں سورت کی فلاں آیت میں ہے۔ ازراہ کرم اسے پڑھیں۔ مکرم الحاج جگنی صاحب کو مذکورہ آیت پڑھنے پہ واقعی ہی اپنے سوال کا تسلی بخش جواب مل گیا۔ الحاج کے دوسرے سوال پر امیر صاحب نے انہیں ایک اور آیت کی طرف متوجہ کیا۔ الحاج کو اس آیت کی تلاوت پہ بھی تسلی بخش جواب مل گیا۔ اس طرح الحاج ابراہیم جگنی صاحب نے تین سوالات کئے۔ جن کے مکرم امیر صاحب نے بڑے اطمینان سے قرآن و حدیث کی روشنی میں جوابات دیئے۔ الحاج چونکہ نیک نیت اور سعید الفطرت انسان تھے۔ صداقت کو پہچان گئے۔ اور ان کی ذاتی انا قبولیت صداقت کے راستہ میں حائل نہ ہوئی۔ اس کے بعد انہوں نے ازراہ معلومات کچھ مزید سوالات کئے۔ جن کے مکرم امیر صاحب نے مدلل اور مسکت جوابات دیئے۔ اس پر الحاج کا دل مطمئن ہو گیا۔ اور وہ جو جماعت کو ختم کرنے آئے تھے، خود گھائل ہو گئے۔ اور جماعت کے خدام میں شامل ہو گئے۔

شدید مخالفت

آپ کی قبولیت احمدیت کی خبر فوری طور پر ملک بھر میں پھیل گئی۔ اپنوں اور بیگانوں نے بڑے پیار، محبت اور ہمدردی سے سمجھایا مگر آپ کے دل میں جماعت کی صداقت میخ کی طرح گڑ گئی تھی۔ اس کے بعد لوگوں نے سختیاں شروع کر دیں۔ مگر آپ کا ایمان ایک غیر متزلزل چٹان تھا۔ جس کو کوئی آندھی اور طوفان نہ ہلا سکا۔ اس کے برعکس آپ نے اپنے آپ کو خدمت دین کے لئے بطور واقف زندگی پیش کر دیا۔

ارادہ قتل اور تائید الٰہی

آپ کا اس طرح احمدی ہو جانا علماء اور ائمہ کی ایک بہت بڑی شکست تھی۔ خصوصاً ان کے اپنے قبیلہ کے علماء کی جو بزعم خود اس علاقہ میں مذہب کے مالک تھے۔ اور وہ اس بات کا تصور بھی نہیں کر سکتے تھے کہ ان سے بڑا کوئی عالم کسی اور قبیلہ میں پیدا ہو سکتا ہے۔ انہیں بہت تکلیف ہوئی۔ اور اس طرح الحاج جگنی کا احمدی ہو جانا، ان کے نزدیک، ان کی بہت زیادہ بے عزتی اور ذلت تھی۔ اب انہوں نے سختی سے اس مسئلہ کو حل کرنے کا فیصلہ کیا۔ ادھر مکرم الحاج جگنی صاحب اپنے آپ کو پہلے ہی خدمت دین کے لئے وقف کر چکے تھے۔ اور مکرم امیر صاحب ان کو حسب ضرورت ملک بھر میں بغرض دعوت الی اللہ بھجوانے لگے تھے۔

ایک دفعہ جب آپ ایک علاقہ میں دعوت الی اللہ کے لئے گئے ہوئے تھے۔ آپ وہاں سے اپنے عزیزوں کے گاؤں Danpha Kunda جا رہے تھے۔ راستہ میں ہی آپ کی اپنے ایک عزیز سے ملاقات ہو گئی۔ جس نے آپ کو عربی زبان میں لکھا ہوا ایک خط پڑھنے کو دیا۔ کیونکہ انہیں کوئی ایسا شخص نہیں مل سکا تھا۔ جو انہیں خط پڑھ کر سنا سکتا ہو۔ الحاج جگنی صاحب کو خط پڑھنے پر معلوم ہوا کہ یہ خط ان کے بھائی نے ہی اس عزیز کے نام لکھا تھا۔ اور خلاصہ مضمون یہ تھا کہ ہمارا بھائی ابراہیم کافر ہو گیا ہے اور آجکل وہ بصےّ کے علاقہ میں احمدیوں کے لئے کام کر رہا ہے۔ اسے کسی طریقہ سے وہاں ہی قتل کروا دو۔ جب الحاج جگنی صاحب نے اپنے عزیز کو خط کے نفس مضمون سے آگاہ کیا تو وہ بہت شرمندہ ہوا۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے خود ان کے خلاف ہونے والے منصوبہ قتل کا راز کھول دیا اور آپ کے مخالفین کو خفت کا سامنا کرنا پڑا۔

فرافینی میں منصوبہ قتل

ملک بھر میں مخالفت کے باوجود آپ شب و روز پیغام حق پہنچانے میں مصروف رہتے۔ جب آپ فرافینی میں دعوت الی اللہ کے لئے تشریف لے گئے ہوئے تھے۔ تو مخالفین نے ایک میٹنگ میں فیصلہ کیا کہ ہر قبیلہ سے ایک ایک آدمی لیا جائے اور پھر یہ سب مل کر الحاج کا کام تمام کر دیں۔ اس طرح کسی ایک شخص کو مورد الزام نہیں ٹھہرایا جاسکے گا۔ مخالفین نے آپس میں سارے منصوبے کی جزئیات بھی طے کر لیں۔

اللہ تعالیٰ کا کرنا ایسا ہوا کہ ان میں سے ایک شخص ایک دوکاندار Pa Jafne کی دوکان پر آیا اس وقت تک Pa Jafne احمدی تو نہ ہوئے تھے۔ مگر دل سے جماعت کی صداقت کے قائل ہو چکے تھے۔ باتوں باتوں میں جماعت اور الحاج جگنی صاحب کا ذکر بھی چل نکلا۔ اس شخص کے منہ سے بے اختیار یہ نکل گیا کہ الحاج کو ٹھکانے لگانے کا پروگرام بن گیا ہے۔ اور فلاں دن کو ان کا کام تمام ہو جائے گا۔

اس پر Pa Jafne نے فوری طور پر جماعت فرافینی کے صدر Ba Sheikhou Dibba کو بتا دیا۔ صدر صاحب نے پولیس میں رپورٹ درج کروا دی۔ اس پر تھانے کے سربراہ نے جو کہ نہایت ایماندار اور شریف النفس انسان تھے Pa Jafne کو فوری طور پر بلا کر ان کا بیان ریکارڈ کروایا۔ اس کے بعد اس شخص کو بلا کر بڑی سختی سے بازپرس کی۔ جس سے یہ راز افشاء ہوا تھا۔ نتیجتاً اس شخص نے اس منصوبہ میں شامل جملہ افراد کے نام لکھوا دیئے۔ اس پر تھانے دار صاحب نے سب افراد کو تھانے حاضر کروا لیا۔ انہوں نے وہاں اقبال جرم بھی کیا۔ اس پہ تھانے دار صاحب نے انہیں سخت تنبیہہ کرتے ہوا کہا کہ میں نے آپ سب کے نام لکھ لئے ہیں۔ اب اگر کسی بھی جگہ پر الحاج کو کچھ ہوا تو سب سے پہلے آپ مورد الزام ٹھہرائے جائیں گے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے الحاج کو ان کے خطرناک منصوبہ سے محفوظ رکھا اور جملہ دشمنوں کو ناکامی کا سامنا کرنا پڑا۔

رؤیا و کشوف

الحاج جگنی صاحب بہت نیک اور بزرگ شخصیت تھے۔ عبادات سے آپ کو خصوصی شغف تھا۔ نماز تہجد کا باقاعدہ التزام فرماتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کا آپ سے خاص تعلق تھا۔ جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے بے شمار سچی خوابیں آپ کو دکھائیں۔

ایک دفعہ آپ نے خواب میں دیکھا کہ فرافینی شہر میں جماعت احمدیہ کی پرانی بیت الذکر کے نزدیک جو درخت ہے اس کے نیچے آپ زمین کھود رہے ہیں۔ کچھ دور گہرائی میں جاکر آپ کو دو بہت خوبصورت قیمتی پگڑیاں ملی ہیں۔ ان میں سے ایک آپ نے الحاج سر فرمان سنگھاٹے صاحب کو پہنا دی اور دوسری خود پہن لی۔

اس خواب کے کچھ عرصہ بعد آپ بعض احباب جماعت کے ہمراہ جن میں سر ایف ایم سنگھاٹے بھی شامل تھے، اسی درخت کے نیچے بیٹھے ہوئے تھے۔ کہ ریڈیو گیمبیا پر اعلان ہوا کہ ایف ایم سنگھاٹے صاحب کو گیمبیا کا گورنر جنرل بنا دیا گیا ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کی خواب بڑے واضح رنگ میں پوری فرما دی۔

الحاج ایف ایم سنگھاٹے صاحب کے گورنر جنرل بننے کے بعد آپ کو بھی خاص تکریم حاصل ہوئی اور کئی سرکاری سفروں میں سر ایف ایم سنگھاٹے صاحب آپ کو اپنے ساتھ لے جاتے رہے۔

الٰہی غیرت

خدا تعالیٰ اپنے پیاروں اور خدام کے لئے خاص غیرت رکھتا ہے۔ ایک دفعہ الحاج جگنی صاحب Bansang کے علاقہ میں بعض احمدی احباب کے ہمراہ ایک گاؤں میں دعوت الی اللہ کے لئے تشریف لے گئے جب گاؤں کے الکالی (نمبردار) کو علم ہوا تو وہ بہت غصے میں ان کے پاس آیا۔ اور الحاج کو اپنے گاؤں سے فوری طور پر چلے جانے کو کہا اور ساتھ ہی کہا کہ آئندہ میں تمہیں اس علاقہ میں نہ دیکھوں۔ اس پر الحاج جگنی صاحب کے منہ سے بے اختیار نکلا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں اس قابل ہی نہ رہنے دے گا کہ تم ہمیں دیکھ سکو۔ اس واقعہ کے کچھ عرصہ بعد الکالی کی بینائی ضائع ہو گئی۔ اور الحاج کے الفاظ اللہ تعالیٰ نے عجیب شان سے پورے کر دیئے۔

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نعیم طاہر سون صاحب

قسط اول

کاؤنٹ لیو ٹالسٹائے

ٹالسٹائے روس کا عظیم الشان مصنف ہے۔ وہ دنیا کے مشہور انشاپردازوں میں سے ایک ہے۔ اس کی تصانیف کا شمار دنیا کے بہترین شاہکاروں میں ہوتا ہے۔ انسان ذہن و افکار کی بدولت کیا کچھ کرسکتا ہے اس کا اندازہ اس کی سوانح حیات پڑھ کر کیا جاسکتا ہے۔ اس نے اپنی زندگی میں 90 سے زائد کتب لکھیں۔

کاونٹ نکولس ٹالسٹائے کے ہاں 28۔ اگست 1828ء کو ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام "لیو Leo" رکھنے کا فیصلہ کیا گیا۔ روسی زبان میں لیو شیر کو کہتے ہیں۔ لیو اپنے بہن بھائیوں میں تیسرے نمبر پر تھا اس کے بعد صرف ایک لڑکی پیدا ہوئی جو بچپن میں ہی فوت ہو گئی۔ اس طرح لیو اپنے بہن بھائیوں میں سب سے چھوٹا تھا روس میں خاندانی خطاب اولاد کو اور اولاد کی اولاد کو پیدا ہوتے ہی مل جاتے ہیں۔ چنانچہ بچپن میں ہی لیو کاؤنٹ بن گیا اور اپنے باپ کا خاندانی نام اس نے اپنے نام کا حصہ بنائے رکھا یوں اس کا نام کاؤنٹ لیو ٹالسٹائے ٹھہرا۔

ٹالسٹائے کی والدہ کا نام میریا ولکنسکایا تھا جو ایک امیر شہزادی تھی۔ اس کی وجہ سے ٹالسٹائے خاندان کو نہ صرف جاہ و حشمت ملی بلکہ ٹروبیٹسکائز اور پشکن خاندان سے خون کا رشتہ بھی قائم ہو گیا ٹالسٹائے خاندان نہ صرف اپنی شریف النفسی اور شان و شوکت کے لئے مشہور تھا بلکہ اس خاندان کے افراد نے علمی اور ادبی حلقوں میں بھی بلند مقام حاصل کیا تھا۔ لیو کا چچازاد بھائی الکس ٹالسٹائے اپنے عہد کا بہترین غزل گو تھا اور مزاح نگار تھا۔ ایک اور ٹالسٹائے تھیوفیل اپنے عہد کا بہترین مغنی تھا۔

تمام خاندانی خوبیوں کے باوجود لیو ایک محروم بچہ تھا صرف دو سال کا تھا کہ والدہ کا سایہ سر سے اٹھ گیا ۔ نو سال کی عمر میں والد بھی دار فانی سے کوچ کر گئے اور اس کی چچی تانیانہ نے اس کی پرورش کی۔ گو اس کی چچی ایک مہربان، نازک طبع اور رحمدل عورت تھی اور وہ لیو کی زندگی پر بڑی حد تک اثر انداز ہوئی اس کے باوجود لیو نے اپنی ماں کو جسے اس نے اچھی طرح دیکھا بھی نہ تھا۔ نہ وہ اس کو زیادہ جانتا تھا۔ اپنے تصور میں ہمیشہ زندہ رکھا اور اس کی تصنیف "جنگ اور امن War and Peace" کی شہزادی میریا بلکنسکایا اس کی اپنی ماں کی تخیّلی تصویر ہے۔

لیو جوشیلی طبیعت کا مالک، خود پسند، خود آگاہ اور تقلید کا سخت مخالف تھا۔ وہ بہت حساس لڑکا تھا اسے رحم اور ظلم دونوں سے رلایا جاسکتا تھا وہ بچپن کے بارے میں بتاتے ہوئے کہتا ہے "دوسرے میرے متعلق کیا رائے رکھتے ہیں غلط یا درست میرا قیافہ اس بارے میں ہمیشہ درست ہوا کرتا تھا۔ اس آگہی نے مجھے کہیں کا نہ رکھا۔ میری زندگی تباہ کر دی۔ یہی وجہ ہے کہ میں دوسروں میں اس ادراک کا ردعمل پسند کرتا تھا"

بچپن میں تعلیم کے لئے لیو کو ایک بدیسی استاد کے حوالے کیا گیا۔

۔ سکول میں اس نے فرانسیسی زبان میں اعزاز حاصل کیا۔ جرمن، عربی، ترکی اور تاتار زبانوں میں اچھے نمبر حاصل کئے۔ انگریزی، منطق، ریاضی، روسی ادب اور لاطینی میں وہ کوئی درجہ حاصل نہ کرسکا، تاریخ اور جغرافیہ میں وہ بری طرح فیل ہو گیا۔ 16 سال کی عمر میں اس نے کازان یونیورسٹی میں داخلہ لے لیا اور کچھ عرصہ بعد تعلیم ادھوری چھوڑ دی اور کوئی ڈگری حاصل نہ کرسکا اور اپنی جائیداد کی دیکھ بھال کا بہانہ کر کے یونیورسٹی سے گھر آگیا۔ 1849ء میں اس نے کسانوں کی تعلیم کے لئے اپنی جاگیر میں ایک سکول قائم کیا جو کہ کسانوں کی عدم دلچسپی کے باعث بند ہو گیا۔ اس وجہ سے لیو ٹالسٹائے کو دلی صدمہ پہنچا۔ اس کے بعد وہ ماسکو چھوڑ کر سینٹ پیٹرز برگ روانہ ہو گیا اور وہیں سکونت اختیار کرلی اور 1851ء میں ملازمت کرلی اور اسی ملازمت کے دوران اپنی آپ بیتی کی پہلی جلد مکمل کی۔

1854ء میں فوج میں شمولیت اختیار کی اور فوجی ملازمت کے دوران جو تجربات حاصل ہوئے ان کی روشنی میں اپنا شاہکار ناول جنگ اور امن لکھا۔ فوج کی ملازمت چھوڑ کر وہ کئی برس تک ماسکو میں رہا اور کئی ادیبوں سے اس کے مراسم قائم ہوئے۔ 1857ء میں ٹالسٹائے نے یورپ کا دورہ کیا اور جدید تہذیب سے آشنا ہوا۔ یورپ کے دورے سے واپسی پر اکتوبر 1862ء میں اس نے اپنی بہن کی سہیلی کی بیٹی سونیا سے شادی کرلی۔

لیو ٹالسٹائے کی شادی زیادہ کامیاب نہ ہو سکی۔ گو اس کی بیوی عمر کا لمبا عرصہ اس کے ہمراہ رہی لیکن شادی کے اٹھارہ دن بعد ہی میاں بیوی میں پرخاش شروع ہو گئی اس کی وجہ یہ تھی کہ سونیا عمر میں لیو سے 16 برس چھوٹی تھی۔ لیو مغضوب الغضب، حاسد اور پختہ عمر کا تھا جبکہ سونیا چھوٹی عمر کی اور شوخ طبیعت کی لڑکی تھی۔ لیو بات بے بات اسے روکتا ٹوکتا جس سے لیو کی خانگی زندگی ابتداء سے ہی ناخوشگوار ہو گئی۔

جنگ اور امن کی اشاعت کے بعد ٹالسٹائے کچھ عرصہ کے لئے بیکار ہو گیا اس نے 1869ء میں شوپنہار کا مطالعہ شروع کر دیا۔ اس نے لکھا "مجھے ایسی تفریح کا پہلے کبھی تجربہ نہیں ہوا تھا۔ شوپنہار کے طالب علموں میں سے مجھ سے زیادہ کسی نے دریافت و تربیت حاصل نہیں کی۔ شوپنہار دنیا کا سب سے بڑا مفکر ہے میں نے اس کا ترجمہ شروع کر دیا ہے۔"

شوپنہار کے تتبع میں وہ بھی ایک قنوطیت پسند مفکر بن گیا اور مرنے کی خواہش کرنے لگا۔

کچھ سالوں بعد اس نے اپنی بقیہ زندگی اپنے عقیدے، انسانی محبت اور عدم تشدد کے پرچار میں بسر کی۔ اس نے اپنی ساری دولت غریبوں میں تقسیم کر دی۔ 1901ء میں اسے مذہب سے خارج کر دیا گیا۔

ٹالسٹائے اپنی زندگی میں جن شخصیات سے متاثر ہوا ان میں سے ایک تو اس کی چچی تانیانہ ہے دوسرے اس کا بھائی الکس ٹالسٹائے ہے جس کی وفات پر ٹالسٹائے جذباتی طور پر بکھر گیا۔ ٹالسٹائے اسے انسان کامل سمجھتا تھا۔ پشکن کے افسانوں سے بہت متاثر تھا اس نے پشکن کے افسانے پڑھ کر کہا کہ "پشکن سے میں نے بہت کچھ سیکھا ہے اور سیکھ رہا ہوں وہ میرا استاد ہے" ڈکنز کا ڈیوڈ کاپر فیلڈ ٹالسٹائے کا پسندیدہ ترین ناول تھا۔ "روسو" سے بہت زیادہ متاثر تھا۔ ایملی سے متاثر تھا روسی ادباء میں گوگول کو وہ بہترین قرار دیتا تھا۔

ٹالسٹائے کے زندگی کے بارے میں اپنے نظریات تھے اور وہ زندگی کو اپنے نقطۂ نظر سے پرکھنے کا قائل تھا۔ تعلیم کے بارے میں وہ کہتا ہے "تعلیم معلومات میں اضافہ اور یکسانیت کے حصول کے لئے انسان کی کوشش ہے" وہ لوگوں کو وہی تعلیم دینے کے حق میں تھا عوام جس کے طلبگار ہوں وہ کہتا ہے "وہ حکمران اچھا ہے جو حقیقی معنوں میں حکومت نہیں کرتا اور وہ خودمختار موروثی جو اپنی ذاتی رائے منواتا ہے اور پہلے سے قائم کردہ نظام کے مطابق حکومت کرتا ہے وہ برا حکمران ہے" کسانوں کا وہ بہت بڑا حامی تھا۔ بلکہ اس نے کچھ عرصہ خود بھی کسان بن کر زندگی گزاری۔ کسانوں سے وہ شدید محبت کرتا تھا اور کہا کرتا تھا "کسان ہوا، کھیت اور زمین سے زیادہ دلچسپ ہے" یہاں کسان سے مراد صرف اس کی شخصیت ہی نہ تھی بلکہ اس کی نظر اس کی مجلسی زندگی اور اس کے عادات و خصائل پر تھی۔

ٹالسٹائے کی طبیعت میں متلون مزاجی اور انانیت کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ اس کی "میں" اس کی ساری زندگی پر محیط نظر آتی ہے۔ تقریباً تمام وہ لوگ جنہوں نے ٹالسٹائے کی زندگی کا تجزیہ کیا ہے اس کی متلون مزاجی اور انانیت کو نظرانداز نہیں کرسکے مثال کے طور پر مولانا ابوالکلام آزاد کو پیش کیا جاسکتا ہے جو کہتے ہیں۔

"ٹالسٹائے غالباً ان خاص شخصیتوں میں سے تھا جن کی انانیت کی مقدار اضافی ہونے کی جگہ ایک مطلق نوعیت رکھتی ہے۔ اس کی انانیت خود اسے جتنی بڑی دکھائی دی، دنیا نے بھی اسے اتنا ہی بڑا دیکھا۔ پچھلی صدی کے آخری اور اس صدی کے ابتدائی دور میں شائد ہی وقت کا کوئی مصنف اس خود اعتمادی کے ساتھ "میں" بول سکا جس طرح یہ عجیب و غریب روسی بولتا رہا۔ اس کے خود نوشتہ حالات اس کے شخصی واردات و تاثرات، اس کے مختلف وقتوں کے مکالمے اور روزنامچے اس کے ادبی اور فنی مباحث، سب میں اس کی انانیت بغیر کسی نقاب کے دنیا کے سامنے آئی اور دنیا اسے عالمگیر نوشتوں کے ساتھ جمع کرتی رہی۔ اس کے خود نوشت سوانح (Auto Biography) جو ایک بے رنگ سادگی کے ساتھ لکھے گئے ہیں۔ اس کی "وار اینڈ پیس" اور "اینا کارینینا" سے کم دلپذیر نہیں اور دراصل ان دونوں افسانوں میں بھی اس کی انانیت کی صدائیں ہم سن رہے ہیں۔ زمانہ اس کی قلم کاریوں کا رنگ و روغن ابھی تک مدھم نہیں کرسکا۔ پچھلی جنگ کے زمانے میں لوگ "وار اینڈ پیس" دوبارہ ڈھونڈھنے لگے تھے۔ اور اب پھر ڈھونڈ رہے ہیں۔ موجودہ دور میں ٹالسٹائے کی عظمت بحیثیت ایک مفکر کے بہت کم دماغوں کو متوجہ کرسکے گی۔ یورپ اور امریکہ کے دماغی طبقوں میں بہت کم لوگ ایسے نکلیں گے جو اس کے معاشرتی، فلسفی اور جمالیاتی افکار Aesthetics کو اس نظر سے دیکھنے کے لئے تیار ہوں جس نظر سے اس صدی کے ابتدائی دور کے لوگ دیکھا کرتے تھے تاہم اس کے انانیتی ادبیات کی دلپذیری سے اب بھی کوئی انکار نہیں کرسکتا اس کی عجیب زندگی کا معمہ اب بھی بحث و نظر کا ایک دل پسند موضوع ہے ہر دوسرے تیسرے سال کوئی نہ کوئی کتاب نکلتی رہتی ہے"

(غبار خاطر از مولانا ابوالکلام آزاد)

ٹالسٹائے کی مذہبی زندگی

ٹالسٹائے جس دور میں پیدا ہوا اس وقت روس کا سرکاری مذہب عیسائیت تھا اور عیسائی گھرانے میں پیدا ہونے کی وجہ سے ٹالسٹائے بھی عیسائی مذہب کا پیروکار بنا لیکن جلد ہی اس کی سعید فطرت عیسائیت کے عقائد سے بیزار ہو گئی اور خدا کی حقیقی ہستی کا متلاشی ہوا دین فطرت کی تلاش میں اس کا ٹکراؤ اسلام سے بھی ہوا لیکن افسوس اس کی عمر نے وفا نہ کی ورنہ شائد وہ سچا دین قبول کرلیتا۔

مذہب کے بارے میں ٹالسٹائے خود کہتا ہے۔

"جب میں سولہ برس کا تھا تو میں نے اپنی مرضی سے روزہ رکھنا اور گرجا جانا چھوڑ دیا تھا۔ جو کچھ مجھے بچپن میں پڑھایا گیا تھا اس پر مجھے کوئی اعتبار نہ تھا۔ کسی چیز سے مجھے ارادت و عقیدت ضرور تھی مگر میں کہہ نہیں سکتا تھا کہ وہ کیا چیز تھی۔ میں خدا کو مانتا تھا مگر میں یہ نہیں کہہ سکتا تھا وہ خدا کون تھا۔ آج میں دیکھتا ہوں کہ میرا یقین کامل ہی میرے ارتقاء کا سبب تھا۔ میں نے ذہنی طور اپنی تربیت کی۔ میں نے اپنی قوت ارادی کو مضبوط بنانے کا تہیہ کیا اور ایسے اصول وضع کئے جن پر میں کاربند رہ سکتا تھا۔ میں نے اپنے آپ کو جسمانی طور پر بھی کامل بنایا۔ ورزش کی مشق سے چستی اور طاقت کو پروان چڑھایا۔ ان تمام چیزوں کا آغاز اخلاقی اکملیت تھی۔ لیکن میں خدا کی نگاہوں کی بجائے دوسرے لوگوں کی نظروں میں بلند و ارفع ہونے کا آرزومند تھا۔ لیکن جلد ہی یہ آرزو، طاقتور، مشہور اور دولتمند ہونے کی تمنائیں بدل گئی"

(ٹالسٹائے از جیرلڈ ابراہیم مترجم مکتبہ اردو لاہور ص۹۹)

وہ اپنی ایک ڈائری میں لکھتا ہے۔

"مجھے ایک حیرت انگیز خیال سوجھا ہے۔ جس کی تکمیل کے لئے میں اپنی تمام زندگی وقف کر سکتا ہوں اور وہ خیال ہے ایک ایسے مذہب کی تشکیل جو مستقبل کی مسرت کا وعدہ نہ کرے بلکہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی روئے زمین پر کیف وانبساط کی راہیں کھول دے۔ میں سمجھتا ہوں اس خیال کی تکمیل کے لئے متعدد نسلوں کی انتھک محنت درکار ہوگی۔ ایک نسل دوسری نسل کے لئے یہی خیال ورثے میں چھوڑ جائے گی اور ایک نہ ایک دن جوش و ایقان اسے پایہ تکمیل تک پہنچا دے گا۔ مذہب کے وسیلے سے اتحاد انسانیت کا خیال مجھ پر ہمیشہ مسلط رہے گا۔"

پھر جنگ لگ گئی کچھ سال وہ فوجی بنا رہا۔ ناول لکھتا رہا اور مذہب کا خیال کچھ ٹھنڈا ہو گیا۔

1874ء میں ٹالسٹائے میں دوبارہ روحانی انقلاب شروع ہوا ان دنوں اس کا ذہن ان سوالات کی آماجگاہ بنا ہوا تھا۔

"میں کیوں جی رہا ہوں"؟

"مقصد حیات کیا ہے"؟

"اس کا انجام کیا ہوگا"؟

یہ سوالات اس کے ذہن میں روز بروز شدت اختیار کرتے جا رہے تھے آخر کار ٹالسٹائے ان کا جواب ڈھونڈھنے میں جزوی طور پر کامیاب ہو گیا اور وہ جواب تھا "عیسیٰ کی انجیل مقدس اس کے اپنے نقطہ نظر سے"۔

مورس بیرنگ کہتا ہے کہ روس میں اکثر یونہی ہوتا ہے کہ ہر جماعت کا فرد چاہے وہ سپاہی ہو، ملاح، درزی، رئیس، کسان اور مفلوک الحال چور ہی کیوں نہ ہو دفعتاً اپنا پیشہ ترک کر کے خدا کی تلاش میں نکل کھڑا ہوتا ہے۔ گوگول بھی اسی صورتحال سے دوچار ہوا تھا۔ ٹالسٹائے میں یہ جذبہ شدت سے ایک مدت سے پرورش پا رہا تھا۔ اس نے ان خیالات کی ترویج میں دوررس نتائج برآمد کئے اور بیشتر لوگوں کی زندگیاں بدل کر رکھ دیں حتیٰ کہ غیر ممالک بھی متاثر ہوئے "اینا کارینینا" میں ٹالسٹائے کے اس انقلاب کے گہرے نقوش موجود ہیں۔ اب اس نے "ایک اعتراف" لکھنا شروع کی جس میں اپنے مذہبی عقائد کی وضاحت اور عیسائیت سے بیزاری کا اعلان تھا۔

عیسائیت سے بیزاری

تلاش و تحقیق کے اس زمانے میں ٹالسٹائے نے عیسائیت کی مدد بھی کی اس کے ساتھ ان دنوں پیٹرز برگ میں "انجیل مقدس" کے عقائد میں اختلاف تھا ٹالسٹائے نے بھی اپنی ناپسندیدگی کا اظہار کیا۔

رہبانیت اور عیسائیت سے دن بدن ٹالسٹائے بیزار ہوتا گیا اس نے عیسائی مذہب پر تنقید کرتے ہوئے لکھا۔

"اگرچہ میں نے تمام ممکن رعایات دیں اور ہر قسم کی مخالفت کو نظرانداز کر دیا۔ پھر بھی میں ان عقائد کو اپنا نہ سکا۔ میں اس سلسلے میں مختلف مذہبی رہنماؤں سے بھی ملا۔ جس قدر انہوں نے ان مسائل (مذہبی معاملات) پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی اسی قدر مجھے ان اغلاط کا علم ہوتا چلا گیا اور میں زندگی کے معانی سمجھنے سے قاصر رہا۔ میں نے ان سے (عیسائی علماء سے) اس لئے گریز اختیار کیا کہ ان کے اصولوں سے ان کی زندگیوں کا کوئی تطابق نہ تھا۔ میں نے مفلوک الحال عقیدت مندوں کی طرف رجوع کیا۔ ان میں توہم افراط سے موجود تھا۔ مگر اس توہم میں عیسائیت کی سچائیاں چابکدستی سے سمو دی گئی تھیں ان کے توہمات سے ان کی زندگیاں اس قدر مطابقت رکھتی تھیں کہ ان توہمات کے بغیر ان کی زندگی کی طرف نگاہ کرنا نامناسب معلوم ہوتا تھا۔ جس قدر میں نے ان لوگوں کی زندگی اور عقائد کا مطالعہ کیا اسی قدر مجھے معلوم ہوتا گیا کہ ان کے عقائد ہی حقیقی عقائد ہیں۔ ان کی زندگیوں کے حقیقی اجزاء ہیں۔ میں نے دیکھا ان لوگوں کی تمام زندگی محنت شاقہ میں بسر ہوتی تھی پھر بھی وہ مطمئن تھے وہ علالت اور غم والم کو کسی قسم کی مزاحمت کے بغیر اس عقیدے کے ماتحت کہ جو کچھ خدا کرتا ہے اچھا کرتا ہے، قبول کر لیتے تھے۔ مجھے ان لوگوں سے لگاؤ سا ہو گیا۔ مجھے امراء اور روساء کی زندگی سے نفرت سی ہو گئی اور میں اسے بے معنی خیال کرنے لگا۔ دراصل محنتی اور نادار لوگوں کی زندگی ہی اصل زندگی تھی۔ میں نے زندگی کے یہ مطالب وضع کئے۔

"ہر ایک آدمی خدا کی مرضی سے دنیا میں آتا ہے۔ خدا نے آدمی کو اس لئے دنیا میں پیدا کیا ہے کہ وہ اپنی روح کو فنا کر دے یا بچالے۔ آدمی کا مقصد حیات اپنی روح کو فنا سے خود بچائے رکھنا ہے۔ روح کی حفاظت کے لئے زاہدانہ زندگی بسر کرنی چاہئے یعنی انسان زندگی کی سرمستیوں اور مسرتوں کی طرف سے آنکھیں بند کر لے۔ محنت کرے۔ رنج اٹھائے اور رحمدل و مہربان ہو جائے"

(ٹالسٹائی از جیرلڈ ابراہیم ص 41، 42 مترجم و ناشر مکتبہ اردو لاہور)

ٹالسٹائے نے جیسا کہ خود اس کی تحریرات سے پتہ چلتا ہے کہ صبح و شام عبادت کی۔ روزے رکھے اور جولائی 1877ء میں اس نے شہرہ آفاق خانقاہ اوپٹسن کی زیارت کی اور پجاریوں سے اپنے سوالات کے جوابات چاہے۔ اس نے انتہاء درجہ کی سادگی اختیار کی اور صبح و شام عبادت کر کے نفس کی پاکیزگی چاہی لیکن تمام تر کوششیں بے سود ہوئیں عیسائی مذہب اس کی تسلی و تشفی کرنے میں ناکام رہا چنانچہ اس نے اپنی شہرہ آفاق کتاب "ایک اعتراف" لکھنی شروع کی یہ "ایک اعتراف" عیسائی مذہب کے حوالے سے علم الٰہی پر تنقید ہے۔ اور عیسائیت سے مکمل طور پر باغی ہو گیا۔

ایک جگہ وہ "اعتراف" میں لکھتا ہے۔

میں ان لوگوں کے اعمال کی جو عیسائیت کا دعویٰ کرتے ہیں کڑی نگرانی کرتا رہا ہوں اور میں نہایت ہی خوفزدہ ہوا ہوں "ایک اعتراف" کو وہ یوں ختم کرتا ہے "میں جاننا چاہتا ہوں کہ جھوٹ کیا کچھ ہے اور سچ کیا کچھ ہے اور جھوٹ اور سچ کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا چاہتا ہوں"

جاری ہے

بقیہ صفحہ 3

اس موقع پر مسٹر البرخت، سٹیٹ ایڈوائزر نے میئر اور شہر کی انتظامیہ کی طرف سے اس خیال کا اظہار کیا کہ جرمنی میں غیر ملکیوں کو بھی اپنے اعتقاد کے مطابق مشن بنانے کا حق حاصل ہے۔ اس تقریب کے بعد حاضر افراد نے اس نئی بیت الذکر میں نماز پڑھی۔

بیت نور کی سلور جوبلی کے موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے پیغام کا اقتباس

(1989)

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو اس بات کی توفیق دی ہے کہ یورپ کے مختلف ممالک میں (بیوت الذکر) تعمیر کرنے اور ان بیوت الذکر کو مرکز بنا کر خدا کا نام بلند کرنے کے ساتھ ساتھ ان ممالک کے رہنے والوں کو (احمدیت) کے نور سے منور کرے۔

بیت نور بھی ان بیوت میں سے ایک ہے اور اب جبکہ اس بیت کے قیام پر 25 سال کا عرصہ گذر چکا ہے ہم اللہ تعالیٰ کے شکر کے طور پر اس بیت کی جوبلی کا اہتمام کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ مغربی جرمنی کی جماعت نے (دعوت الی اللہ) کی طرف توجہ کی ہے۔

ہر احمدی کا فرض ہے کہ وہ (دعوت الی اللہ) کے کام میں جت جائے اور اس وقت تک چین نہ لے جب تک کم از کم اپنے ایک جرمن بھائی کو احمدی نہ بنا لے۔

یورپین ممالک میں میری سب سے زیادہ امیدیں جرمنی سے وابستہ ہیں۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ جرمن قوم نے ہمارے نوجوانوں کے ساتھ حسن سلوک کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس قوم کے ساتھ رحمت کا سلوک کرنا چاہتا ہے یہ ہو نہیں سکتا کہ اس قوم کو اس نیکی کی جزاء نہ ملے۔ یہی وجہ ہے کہ میں جرمنی کے بارہ میں زیادہ پر امید ہوں۔ اللہ تعالیٰ اس قوم پر توقع سے بڑھ کر فضل فرمائے اور یہ جلد از جلد احمدیت کے نور سے منور ہوں۔

(صد سالہ سوونیئر جماعت احمدیہ جرمنی 1989ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

بقیہ صفحہ 4

پاک تبدیلی

مغربی افریقہ کے اس علاقہ میں ان کا خاندان تعویذ گنڈے کا ماہر تسلیم کیا جاتا ہے۔ اور ان کے بہت سے عزیز فرانس تک اس کام کے سلسلہ میں گئے ہوئے ہیں۔ قبول احمدیت سے قبل الحاج جگنی صاحب نے بھی اس علم میں بڑی مہارت حاصل کی ہوئی تھی اور دور دراز علاقوں سے لوگ آپ کے پاس تعویذ لینے کے لئے آتے تھے۔ لیکن احمدی ہونے کے بعد آپ نے اس کام کو یکسر ختم کر دیا۔ آج سے 30 سال قبل کی بات ہے۔ فیرافینی کے علاقہ کے ایک گاؤں یالل باہ کے الکالی نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ سینیگال سے ایک ممبر آف پارلیمنٹ الحاج کے پاس فیرافینی میں تعویذ لینے کے لئے آیا۔ مگر آپ نے انکار کر دیا۔ اس نے بڑی منت سماجت کی مگر آپ نہ مانے۔ اس پر وہ M.P مجھے (الکالی) الحاج جگنی کے پاس لے گیا اور ساتھ ہی 70.000 سیفا (جو اس زمانہ میں ایک خطیر رقم تھی) بھی پیش کیا۔ مگر الحاج نے بڑی سختی سے اس کو ٹھکرا دیا۔ اور بتایا کہ میرے نزدیک یہ کام حرام ہے۔ اور حرام کام کی کمائی بھی حرام ہوتی ہے۔ میں نہیں لے سکتا۔

دعوت الی اللہ۔ غیرت دینی

الحاج جگنی صاحب کو دعوت الی اللہ کا جنون کی حد تک شوق تھا۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو علم الکلام میں خصوصی مہارت بخشی تھی۔ سوال و جواب کی مجالس پر چھا جاتے تھے۔ اپنے خطابات میں قرآنی آیات کے علاوہ احادیث کو زبانی اس طرح پیش کرتے تھے، معلوم ہوتا تھا کہ آپ قرآن مجید کے ساتھ ساتھ احادیث کے بھی حافظ ہیں۔

جماعت کے لئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ مجال ہے کہ کوئی آدمی جماعت پر کسی رنگ میں کوئی اعتراض کرے اور آپ اس کا جواب نہ دیں۔ کوئی بھی جماعتی جلسہ ہوتا تو آپ کا خطاب اس کا جزو لاینفک ہوتا۔ اور اس کے بغیر جلسہ کا تصور ہی نہ ہوتا تھا۔ گیمبیا کے علاوہ سینیگال اور گنی بساؤ کے جلسوں میں بھی جماعتی نمائندگی کرتے رہے۔ اور لوگ آپ کی تقاریر سے بہت متاثر ہوتے تھے۔ حقیقت ہے کہ گیمبیا میں جماعتوں کی تقویت اور استحکام کے لئے آپ کا نام تاابد روشن رہے گا۔

الحاج ابراہیم جگنی صاحب بے شمار اوصاف حمیدہ کے مالک تھے۔ نہایت متین طبع تھے۔ زندگی تکلفات سے عاری تھی۔ ہر ایک سے پیار، محبت اور اخلاص سے پیش آنے والے تھے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے اپنوں اور غیروں میں ایک بہت قابل احترام مقام عطا فرمایا تھا۔ مخالفین بھی آپ کے اوصاف حمیدہ کے معترف اور قائل تھے۔

وصال

مکرم الحاج جگنی صاحب کی آخری بیماری گزشتہ رمضان المبارک میں شروع ہوئی اور آپ عید الفطر سے چند روز قبل اپنے مولا حقیقی کے پاس حاضر ہو گئے۔ اس طرح اپنے روز اول بیعت سے تادم واپسیں خدمت دین میں مصروف رہے۔ آپ کی وفات پر ملک کے کونے کونے سے احمدی اور غیر احمدی لوگ افسوس کے لئے حاضر ہوئے۔

سرکاری معززین میں سے گورنمنٹ کے بہت سے اہلکاروں کے علاوہ کمشنر علاقہ بھی تشریف لائے۔ جنہوں نے بڑے اچھے رنگ میں مکرم الحاج جگنی صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحم کے ساتھ مکرم عبدالاکبر طاہر' قائد خدام الاحمدیہ مظفر آباد (آزاد کشمیر) کو 99-8-12 کو بیٹی سے نوازا ہے' جس کا نام ماہین اکبر تجویز ہوا ہے۔ نومولودہ مکرم عبدالمنان طاہر صاحب امیر جماعت احمدیہ مظفر آباد کی پوتی اور ڈاکٹر محمد صادق جنجوعہ صدر و زعیم اعلیٰ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور کی نواسی ہے۔ بچی وقف نو کی مبارک تحریک میں شامل ہے۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائے' خادمہ دین بنائے اور والدین کے لئے آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔ آمین۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اعلان دارالقضاء

○ (مکرم آفتاب احمد صاحب بابت ترکہ مکرم برکت علی صاحب)

مکرم آفتاب احمد صاحب ابن مکرم برکت علی صاحب ساکن مکان نمبر 6/28 دارالرحمت شرقی (ب) ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے والد بقضائے الٰہی وفات پاگئے ہیں۔ لہٰذا ان کا قطعہ نمبر 6/28 دارالرحمت برقبہ 10 مرلے میرے اور میرے بھائی عزیزم ماجد احمد صاحب کے نام بحصہ مساوی منتقل کر دیا جائے۔ دیگر ورثاء کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ جملہ ورثاء کی تفصیل یہ ہے:۔

1۔ محترمہ ریشم بی بی صاحبہ (بیوہ)
2۔ مکرم سجاد احمد صاحب (پسر)
3۔ مکرم امتیاز احمد صاحب (پسر)
4۔ محترمہ امتہ العلیم صاحبہ (دختر)
5۔ محترمہ امتہ المتین صاحبہ (دختر)
6۔ محترمہ بشریٰ صاحبہ (دختر)
7۔ محترمہ فاروق انجم صاحبہ (دختر)
8۔ محترمہ یاسمین صاحبہ (دختر)
9۔ محترمہ امتہ القیوم صاحبہ (دختر)
10۔ مکرم ماجد احمد صاحب (پسر)
11۔ محترمہ کلثوم بیگم صاحبہ (دختر)
12۔ محترمہ ثریا بیگم صاحبہ (دختر)
13۔ محترمہ امتہ الحفیظ صاحبہ (دختر)
14۔ مکرم اعجاز علی صاحب (پسر)
15۔ محترمہ نویدہ کوثر صاحبہ (دختر)
16۔ مکرم آفتاب احمد صاحب (پسر)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء۔ ربوہ)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

احباب جماعت کی خدمت میں

ضروری گذارش

○ شعبہ امداد طلباء سے اس وقت ان ضرورت مند طلباء و طالبات جو پرائمری سیکنڈری اور کالج Level پر تعلیم حاصل کر رہے ہیں کی فیسوں کتب وغیرہ کے سلسلہ میں ہر ممکنہ امداد بطور وظائف کی جاتی ہے۔

گذشتہ دو تین سالوں میں فیسوں اور کتب و نوٹ بکس کی قیمتوں میں غیر معمولی اضافہ ہونے کی وجہ سے اس شعبہ پر غیر معمولی بوجھ ہے۔

چونکہ یہ شعبہ مشروط بآمد ہے اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ اس نیکی کے کام میں زیادہ سے زیادہ حصہ لینے کی کوشش کریں۔ نیز امراء صاحبان سے بھی درخواست ہے کہ وہ گاہے بہ گاہے احباب جماعت کی توجہ اس طرف مبذول کروائیں۔

یہ رقم بد امداد طلباء خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا سکتے ہیں۔ اور براہ راست نگران امداد طلباء معرفت نظارت تعلیم کو بھی یہ رقم بھجوائی جا سکتی ہیں۔ (نگران امداد طلباء)

ضرورت کارکن

○ مرکزیہ عطیہ خون ربوہ میں دفتری امور کی سرانجام دہی کے لئے ایک پڑھے لکھے' ذہین' محنتی اور مخلص کارکن کی ضرورت ہے جو ہمہ وقت خدمت کے لئے تیار ہو۔

خواہشمند افراد اپنی درخواستیں محترم امیر صاحب یا صدر صاحب جماعت کی تصدیق سے 15۔ ستمبر 1999ء تک ارسال فرمادیں۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان ایوان محمود۔ ربوہ

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

(پاکستانی وقت کے مطابق)

منگل 14۔ ستمبر 1999ء

12-50 a.m. ٹرکش پروگرام۔ خلافت کی برکات۔
1-25 a.m. روحانی خزائن۔
1-50 a.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
3-00 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
3-30 a.m. ڈاکومنٹری۔ ربوہ سے نمائش۔
4-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 a.m. چلڈرنز کلاس حضرت صاحب کے ساتھ۔
5-10 a.m. لقاء مع العرب۔
6-20 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن سپورٹس۔ بیڈ منٹن فائنل۔
3-05 a.m. اردو کلاس۔
7-20 a.m. نارویجین زبان سیکھئے۔
8-55 a.m. ہومیو پیتھی کلاس۔
10-05 a.m. تلاوت۔ خبریں۔
10-40 a.m. چلڈرنز کلاس۔ حضرت صاحب کے ساتھ۔
11-10 a.m. پشتو پروگرام۔ خطبہ جمعہ۔ 6-3-98
12-15 p.m. روحانی خزائن۔
12-40 p.m. لقاء مع العرب۔
1-30 p.m. اردو کلاس۔
3-00 p.m. انڈونیشین سروس۔
4-05 p.m. تلاوت۔ خبریں۔
4-40 p.m. سویڈش زبان سیکھئے۔
5-00 p.m. فرام دی آرکائیوز۔ خطبہ جمعہ۔
5-55 p.m. بنگالی سروس
7-05 p.m. ترجمۃ القرآن کلاس۔
8-05 p.m. چلڈرنز کارنر۔ واقفین نو آئٹم۔
9-00 p.m. جرمن سروس۔
10-05 p.m. تلاوت۔ درس الحدیث۔
10-25 p.m. اردو کلاس۔
11-45 p.m. لقاء مع العرب۔ 20-3-97

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

اقوام متحدہ کی گاڑیاں جلادی گئیں

مشرقی تیمور میں بگڑتی ہوئی صورتحال کے پیش نظر اقوام متحدہ کے عملہ نے ڈلی سے نکلنا شروع کر دیا ہے۔ دوسری طرف متحدہ انڈونیشیا کی حامی ملیشیا نے ڈلی چھوڑ کر جانے والے اقوام متحدہ کے عملے پر کئی حملے کئے اور انکی گاڑیوں کو آگ لگادی۔ سپلائی ڈپو پر بھی فائرنگ کی۔ انڈونیشیا کے ترجمان نے کہا ہے کہ اقوام متحدہ کے عملے پر ہمارے حامیوں نے حملہ نہیں کیا۔ امریکہ نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ کسووو پر بمباری کا یہ مطلب نہیں کہ ہم ڈلی پر بھی بمباری کریں۔ آسٹریلیا نے دھمکی دی ہے کہ صورتحال بہتر نہ ہوئی تو انڈونیشیا سے اقتصادی تعلقات منقطع کرلیں گے۔ اقوام متحدہ نے جکارتہ کو حالات بہتر بنانے کے لئے 24 گھنٹے کی مہلت دے دی ہے۔

چیچنیا میں روسی فوج

روسی جنگی جہازوں نے داغستان پر بمباری کے ساتھ چیچنیا کے دوسرے سرحدی دیہات پر بھی بمباری کی۔ مجاہدین نے ایک طیارہ مار گرایا۔ روسی فوج کے دستے چیچنیا کے سرحدی علاقے میں داخل ہوئے۔ مداخلت کی وجہ معلوم نہیں۔ روسی حکام نے ماسکو میں وائس آف امریکہ سے بات چیت کرتے ہوئے کہا لڑاکا طیارہ فنی خرابی کے باعث تباہ ہوا مسلم حریت پسندوں نے نہیں گرایا۔

ماسکو میں دھماکے سے ہلاکتیں

ماسکو کے رہائشی علاقہ میں دھماکہ سے مرنے والوں کی تعداد 88 ہوگئی ہے۔ دھماکہ سے تباہ ہونے والی عمارت میں امدادی کارروائیاں جاری ہیں۔ خدشہ ہے کہ درجنوں افراد ابھی بھی ملبہ تلے دبے ہوئے ہیں۔

مچھروں سے ہلاکتیں

نیویارک میں مچھروں کے کاٹنے سے 3۔ افراد ہلاک ہوگئے اور 50 سے زائد افراد بیماری میں مبتلا ہیں۔ بی بی کے مطابق خوفزدہ لوگوں نے بچوں کو سکول بھیجنا بند کر دیا ہے۔

امریکہ انڈونیشیا فوجی تعلقات ختم

تیمور میں فسادات کی وجہ سے امریکہ نے انڈونیشیا سے فوجی تعلقات ختم کر دیئے ہیں۔ امریکی صدر کلنٹن نے فوجی تعلقات توڑنے کا اعلان خود کیا۔ صدر کلنٹن نے انڈونیشیا سے کہا ہے کہ وہ مشرقی تیمور میں امن فوج کو مداخلت کی اجازت دیں۔ صدر حبیبی نے کہا ہے کہ تیمور میں بین الاقوامی امن فوج تعینات ہونے نہیں دیں گے۔

انڈونیشی گروپ کی قتل وغارت

مشرقی تیمور سے جو دردناک خبریں مل رہی ہیں اسکے مطابق انڈونیشیا کے حامی مسلح گروپ نے مشرقی تیمور سے لاتعداد بچوں اور عورتوں کو مغربی تیمور لاکر ذبح کردیا۔

امریکہ کی طرف سے روس کو پیشکش

امریکہ نے داغستانی مجاہدوں سے لڑنے کیلئے روس کو مدد کی پیشکش کی ہے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ ایف بی آئی مجاہدین کی ویب سائٹ کو ختم کرنے میں بھی مدد دے گی جو مجاہدین نے انٹرنیٹ پر داغستان میں قائم کر رکھی ہے۔

امریکہ کو نشانہ بنانے والا میزائل

آئندہ پندرہ برس میں چین امریکہ کو نشانہ بنانے والا میزائل بنائے گا۔ 2015ء تک چین ایسے درجنوں میزائل تیار کرلے گا جس کی رینج امریکہ تک ہوسکتی ہے۔ میزائلوں کے لئے چھوٹے وار ہیڈ پرزہ جات کی تیاری کیلئے جاسوسوں سے امریکی ٹیکنیک حاصل کی جائے گی گذشتہ ماہ چین نے 8 ہزار کلومیٹر تک مار کرنے والے میزائل کا تجربہ کیا۔ یہ تفاصیل ایک امریکی خفیہ ایجنسی نے اپنی رپورٹ میں بتائی ہیں۔

بھارتی انتخابات کا دوسرا مرحلہ

بھارت کے انتخابات کے دوسرے مرحلے میں بھی کشمیری ووٹ نہیں ڈالیں گے۔ مقبوضہ وادی میں سخت حفاظتی انتظامات کئے گئے ہیں۔ جموں کے ہندوؤں نے بھی انتخابات کے بائیکاٹ کا اعلان کردیا ہے وہ جموں کو علیحدہ صوبہ بنانا چاہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ: 11 ستمبر۔ گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں
کم سے کم درجہ حرارت 24 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 35 درجے سنٹی گریڈ
13- ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-19
14- ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-25
14- ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-49

بھارتی عزائم امن کیلئے خطرہ

کابینہ کی دفاعی کمیٹی نے کہا ہے کہ بھارتی عزائم امن کیلئے خطرہ ہیں۔ کنٹرول لائن پر بھارتی گولہ باری پاک بحریہ کا طیارہ گرائے جانے اور مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کے خلاف پرتشدد کارروائیوں سے صورت حال خراب ہو رہی ہے۔ کشمیریوں کی حمایت جاری رکھیں گے۔ پاکستان اسلحہ کی دوڑ میں شریک نہیں ہوگا۔ عالمی برادری بھارت کے خطرناک منصوبوں کا نوٹس لے۔ کابینہ کی دفاعی کمیٹی نے زمین فضا اور سمندر سے مار کرنے والے ایٹمی ہتھیاروں کے وسیع پیمانے پر حصول اور تنصیب کے منصوبوں پر اظہار تشویش کیا اور کہا کہ یہ اقدام پاکستان کی سلامتی ہی کے لئے نہیں بلکہ بحرہند کے سارے علاقے کیلئے سنگین خطرہ کا باعث ہے کمیٹی نے بھارتی عزائم کا مقابلہ کرنے کیلئے دفاعی صلاحیت میں اضافے اور ایٹمی پروگرام کو آگے بڑھانے کا فیصلہ کیا۔ فوج کو ہر قسم کے دفاعی ہتھیار فراہم کئے جائیں گے۔

واجپائی کا بیان سیاسی جارحیت ہے

دفتر خارجہ کے ترجمان نے کہا ہے کہ بھارتی وزیراعظم اٹل بہاری واجپائی کا بیان کہ پاکستان کے بغیر بھارت ادھورا ہے۔ ایک تاریخی اور سیاسی جارحیت ہے اور اس سے پاکستانیوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔ ترجمان نے کہا کہ اس قسم کے بیانات دے کر بھارتی نگران وزیراعظم اپنے عوام کے حوصلے بلند نہیں کرسکتے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستانی کی سلامتی اور بقا کی حفاظت کرنا حکومت پاکستان اور عوام کی بنیادی ذمہ داری ہے جس کیلئے حکومت اور قوم ہر قسم کی قربانی کیلئے تیار ہیں۔ دفتر خارجہ کے ترجمان کے مطابق پاکستان نے کبھی بھی کسی دوسرے ملک کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھے اور پاکستان تمام دنیا میں امن کا حامی ہے۔ بھارت کے ساتھ بھی ہم مذاکرات کے ذریعے تمام مسائل کا حل چاہتے ہیں لیکن اٹل بہاری واجپائی لاہور کے دورہ کے دوران مینار پاکستان پر جاکر پاکستان کو تسلیم کرچکے ہیں اور اب اس اپنے ہی بیان سے انحراف انہیں زیب نہیں دیتا۔ بہرحال پاکستان واجپائی کی تقریر کا متن حاصل کررہا ہے جس کے بعد مزید کارروائی کی جائے گی۔

وزیراعظم کی ارکان پارلیمنٹ سے گفتگو

وزیراعظم نواز شریف نے ارکان پارلیمنٹ سے گفتگو کرتے ہوئے ان سے کہا ہے کہ وہ اپوزیشن کے پراپیگنڈے سے مرعوب نہ ہوں اور لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کی طرف اپنی توجہ مرکوز رکھیں۔ انہوں نے ارکان پارلیمنٹ کو بتایا کہ اب تاریخ کا پہیہ واپس پیچھے کی طرف نہیں گھمایا جاسکتا۔ ہم اپوزیشن کی ہاؤ وہو کے باوجود اپنی منزل کی طرف بڑھتے رہیں گے جو کہ عوام کی خدمت اور ترقیاتی منصوبوں پر مشتمل ہے۔ وزیراعظم نے مزید کہا کہ ہم نے عوام کے مسائل حل کرنے کے لئے بہت ساری اصلاحات کی ہیں اور موجودہ فرسودہ نظام کو بدلنے کی جامع حکمت عملی پر عمل کررہے ہیں۔ انہوں نے ارکان پارلیمنٹ سے کہا کہ وہ اپنے اپنے حلقوں میں لوگوں کے مسائل حل کرنے پر توجہ دیں اور عوام سے اپنے رابطوں کو مضبوط کریں۔ تاکہ ملک میں ترقی اور خوشحالی کے پروگرام کو مکمل کیا جاسکے اور عوام حکومت کی طرف کی گئی اصلاحات سے پورا پورا فائدہ حاصل کرسکیں۔

امریکی کمانڈوز کو دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم

جمیعت علمائے اسلام کے مرکزی امیر مولانا فضل الرحمان نے امریکی کمانڈوز کو دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم جاری کردیا ہے۔ ایک مجاہد نے بتایا کہ ہم نے اپنے مجاہد کمانڈوز کو صوبہ سرحد میں پھیلا دیا ہے جو دینی مدارس میں موجود رہیں گے مجاہد نے کہا کہ ہم غیر ملکیوں کی کڑی نگرانی کررہے ہیں۔ اگر امریکہ نے اسامہ پر حملہ کیا تو ملک بھر میں امریکیوں کا قتل عام شروع کردیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ ہم دہشت گرد ہیں نہ کسی کو مارنا چاہتے ہیں۔ امریکہ افغانستان میں دخل اندازی بند کردے تو ہم کچھ نہیں کریں گے۔ بصورت دیگر ہمیں اپنی جانوں کی پرواہ نہیں۔ انہوں نے کہا اب ایسا وقت آگیا ہے کہ قوم متحد ہو کر امریکہ کے خلاف اعلان جہاد کردے اور اپنے گلے سے امریکہ کا طوق غلامی اتار پھینکے۔

مذہبی آزادی کے متعلق امریکی رپورٹ

امریکہ نے مذہبی آزادی کے بارے میں اپنی پہلی رپورٹ شائع کی ہے جس میں کہا گیا ہے کہ چین' افغانستان' ایران اور عراق میں مذہبی آزادی نہیں۔ بھارت کے متعلق اس رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ بھارت میں مسلمانوں اور ہندوؤں اور کسی حد تک عیسائیوں اور ہندوؤں کے درمیان کشیدگی پائی جاتی ہے جو کہ بھارت میں سیکولرزم اور رواداری کیلئے ایک خطرناک چیلنج ہے۔ اس رپورٹ میں خاص طور پر مذہبی بنیادوں پر ایذا رسانی کرنے والے ملکوں پر تنقید کی گئی ہے۔ چین میں مرد' عورت اور بدھ بھکشوؤں اور مسیحیوں کو ایذا دیئے جانے کا ذکر کیا ہے۔ چین کی وزارت خارجہ کے ترجمان نے ان الزامات کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ رپورٹ میں مصر کا بھی اسی سلسلے میں ذکر کیا گیا ہے۔

دفاعی کمیٹی کے فیصلے

کابینہ کی دفاعی کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے کہ ایٹمی پروگرام کو آگے بڑھایا جائے۔ کمیٹی کے فیصلے کے مطابق سی ٹی بی ٹی سمیت تمام اہم معاملات کے سلسلے میں قومی مفادات کو مدنظر رکھا جائے۔ دفاعی کمیٹی کا اجلاس وزیراعظم نواز شریف کی صدارت میں ہوا جس میں تینوں افواج کے سربراہوں نے بھی شرکت کی انکے علاوہ وفاقی وزراء بھی اس اجلاس میں شریک ہوئے۔ اجلاس میں کنٹرول لائن پر بھارتی فوج کی فائرنگ پر اظہار تشویش کیا گیا اور بھارت کے انتخابی ڈھونگ کو مسترد کردینے پر کمیٹی میں کشمیری عوام کو مبارک باد دی گئی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ پاک فوج کو ہر دفاعی ہتھیار اور صلاحیت فراہم کی جائے گی۔

میاں محمد اظہر کا بیان

سابق گورنر اور رکن قومی اسمبلی میاں محمد اظہر نے کہا ہے کہ خود کشیاں بڑھ رہی ہیں۔ خوشامدیوں نے سب اچھا کی رٹ لگا رکھی ہے۔ لیکن ایسے فراڈیئے کسی کے ساتھ نہیں ہوتے۔ اور وقت بدلتے ہی حکمرانوں سے علیحدہ ہو جاتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ جماعت کارکنوں کا حق ہے اور کارکنوں کو ہی قیادت کے متعلق فیصلے کرنے کا حق ملنا چاہئے۔

ٹیوشن
کالج: انگلش
سکول: تمام مضامین
پروفیسر محمد اسلم سجاد
علوم شرقی ربوہ ☎ 212694

ربوہ آئی کلینک
علاج بذریعہ لیزر
☆ عینک سے نجات
☆ شوگر کے مریضوں کی نظر گرنے سے روکنے کیلئے علاج بذریعہ لیزر
☆ سفید موتیا کے اپریشن کے بعد اگر دوبارہ دھندلا پن آئے تو لیزر کی شعاعوں سے نظر پھر صاف ہو سکتی ہے۔
☆ بعض قسم کے کالے موتیے کا علاج بذریعہ لیزر
اپریشن
☆ الٹرا ساؤنڈ کی شعاعوں سے سفید موتیا کا اپریشن
☆ کالا موتیا۔ آنکھوں کا ٹیڑھا پن و دیگر امراض چشم
مشورہ کیلئے ربوہ آئی کلینک دارالصدر غربی ربوہ
فون 04524-211707 سے رابطہ کریں